قومی ترانہ مع معنوی تعبیرات

پاکستان کا قومی ترانہ جسے معروف شاعر حفیظ جالندھری نے لکھا، اس پر اعتراض وارد کیا جاتا ہے کہ اول تو یہ فارسی زبان میں ہے، دوسرا اتنے مشکل الفاظ میں ہے کہ پڑھنے والا شاعر کے عندیے تک رسائی نہیں پا سکتا۔ لہٰذا چند دوستوں نے مل کر اس ترانے کی تفہیم و تعبیر پر ایک مباحثہ منعقد کیا گیا تا کہ اس کے الفاظ کی تشریح اور معنوی تعبیرات کو اجاگر کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں ایک بھرپور مکالمہ ہوا جس کے نتائج اس فائل میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

قومی ترانے کی درست تفہیم، ہر بند کا درست اور قریب المتن مفہوم اور اس سلسلے میں لغوی و لسانی باریکیوں کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ متن مع مفہوم اردو دان طبقے بالخصوص طلبا کے لیے قومی ترانے کے درست فہم میں معاون ثابت ہو گا۔ ان شاء اللہ!

شرکائے مکالمہ: کامران شاہ خیامؔ، غلام مصطفیٰ دائمؔ، سید محمد عثمان

مرتب: کامران شاہ خیامؔ ہارونی

قومی ترانہ مع معنوی تعبیرات

>>>کچھ عرصہ قبل، عجلت میں جماعت پنجم کے بچوں کو "قومی ترانے" کا مطلب لکھ کر دیا اور اس کا ایک عکس "اردو سرائے" پر بھی لگا دیا۔ جہاں اس کو پذیرائی ملی، وہاں تجاویز و آراء اور سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ غلام مصطفیٰ دائم صاحب نے جہاں " قوت اخوت عوام " کے مفہوم پر سوال اٹھایا، وہیں یہ تجویز بھی پیش کی کہ پورے ترانے کا تحقیقی اور علمی جائزہ لیا جائے اور تفہیم کے ضمن میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا جائے۔ تو انتہائی عرق ریزی سے کام کرنے کے بعد، ہماری دانست میں "ترانے" کا مستند ترین اور تحقیق شدہ مفہوم آپ کے سامنے ہے۔

>>>بحث کے نتیجے میں جو مواد سامنے آیا، وہ دس صفحات پر مشتمل پی ڈی ایف فائل میں موجود ہے۔ جسے آپ اِس فائل کے صفحہ سوم سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور اگر آپ کے سامنے موجود فائل پی ڈی ایف نہیں ہے بلکہ کوئی تصویر ہے تو اس لنک پر جا کر پی ڈی ایف فائل ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ https://bit.ly/3HHmoIX (تھری، ڈبل ایچ، ایم او، آئی ایکس)

آخری صفحات پر ترانے کی تفہیم کا پرانا عکس جو بنائے بحث بنا، شاعر کے ہاتھوں کا لکھا قومی ترانہ، ترانہ اردو یا فارسی کے موضوع پر جناب امجد اسلام امجد کا کالم اور کچھ اضافی مواد ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

>>>**آخر میں بھائی غلام مصطفیٰ دائمؔ اور بھائی س۔ م۔ عثمان** کا تہہ دل شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کام میں نہ صرف میرا ہاتھ بٹایا بلکہ اپنے قیمتی وقت اور مشوروں سے بھی نوازا۔

قومی ترانہ مع معنوی تعبیرات

پاک سرزمین[1] شاد باد[2]	**کشورِ حسین شاد باد**
اے سرزمینِ پاکستان! تُو ہمیشہ آباد رہے	اے حسین وطن! تُو ہمیشہ آباد رہے
تُو نشانِ[3] عزمِ عالی شان	**ارضِ پاکستان**
تُو علامت ہے، بلند عزم و ارادے کی	اے پاکستان کی زمین!
مرکزِ یقین شاد باد	
اے ہمارے یقین کے مرکز! تُو ہمیشہ آباد رہے	
پاک سرزمین کا نظام	**قوتِ اُخوّتِ عوام**
(اِس) پاک سرزمین کا نظام	عوام کی اُخوت (یعنی بھائی چارے) کی قوت سے ہے
قوم، ملک، سلطنت	**پائندہ تابندہ[4] باد**
ہماری قوم، ملک اور ریاست	ہمیشہ قائم اور روشن[4] رہیں
شاد باد منزلِ مراد	
اے ہماری مرادوں کی منزل! تُو ہمیشہ آباد رہے	
پرچم ستارہ و ہلال[5]	**رہبرِ ترقی و کمال**
(اس ملک کا) پرچم ستارے اور چاند والا ہے	جو ترقی اور عروج کا رہبر ہے
ترجمانِ ماضی، شانِ حال	**جانِ استقبال[6]**
ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان	اور مستقبل[6] کی جان ہے
سایۂ خدائے ذوالجلال	
(یہ ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے	

حواشی

۱۔ **"پاک سرزمین"** ہمارے وطن "پاکستان" کا نام بھی ہے۔ کیونکہ "سرزمین" لغت میں محض زمین کو نہیں بلکہ ایسے مخصوص خطے کو کہتے ہیں جس پر افراد کا قیام اور نظامِ حیات کا عمل جاری ہو۔

۲۔ **"شاد"** بمعنی "خوش ہونا"، جو کہ ایک حسی فعل ہے، جبکہ "وطن" ایک غیر حسی اور جامد شے ہے۔ حسی فعل کا جامد شے سے صادر ہونا ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تفہیم میں اس کا مرادی معنی لے کر، اس کا مطلب "آباد ہونا" بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ **"نشان"** یہاں محض کسی نشانی یا نقطے کی ترجمانی کے لیے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد "علامت" ہے۔ علامت اس وصف کو کہتے ہیں جو کسی قوم کا مستقل اخلاقی و قومی معیار بن جائے۔

۴۔ لغتاً **"تابندگی"** "چمکنے" کو کہتے ہیں۔ لیکن تفہیم میں اس کا مطلب "روشن" کیا گیا ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ "روشن ہونا" میں مطالب کا ایک مستقل کنبہ آباد ہے۔ قوم، ملک اور ریاست کے لیے "روشن" کی نسبت سے دستیاب مطالب میں سے کچھ یہ بھی ہیں: "مستقل وجود، ہمہ وقت ارتقا، استقلال اور خیر کا پہلو وغیرہ"۔

۵۔ **"ہلال"** عربی میں پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ ہمارا قومی پرچم ہلالی چاند اور ستارے پر مشتمل ہے۔

۶۔ **"استقبال"** عربی الاصل ہے۔ اردو میں اس کا عام مطلب "کسی کو بڑھ کر خوش آمدید کہنا" ہے جبکہ اس کے غیر عام مطالب میں سے ایک مطلب "مستقبل" (جو کہ "آنے والے زمانے" کو کہا جاتا ہے) بھی ہے۔ شعر میں یہی دوسرا مطلب مراد ہے۔ اگرچہ اردو میں اس کا استعمال کم ملتا ہے لیکن مستند ادیبوں اور شعرا کے ہاں اس مطلب میں استعمال کے شواہد کی بنیاد پر یہ لفظ باقاعدہ اردو کا لفظ قرار پاتا ہے۔

ترتیب و تدوین از: کامران شاہ، خیّام ہارونی

16/02/2022, 11:21 pm - س م عثمان created group " قومی ترانہ "

-س م عثمان: گزشتہ دنوں ہمارے ایک دوست کامران بھائی نے قومی ترانے کی تفہیم بھیجی، جس پر انھیں خوب داد بھی ملی اور دعا بھی، لیکن ساتھ ہی ایک دو سوال بھی پیدا ہوئے۔ مثلاً:

"قوت اخوت عوام" کا مطلب کچھ لکھا گیا تھا: " عوام (کے اتحاد) کی قوت اور عوام کا (آپس میں) بھائی چارہ ہے"۔

دائم بھائی نے تعریف کے بعد وضاحت کی کہ "قوت، دراصل اتحاد سے پیدا ہوتی ہے اور اخوت اتحاد ہی کا نظام ہے۔ لہٰذا

عوام کے اتحاد کی قوت ترجمہ ہونا چاہیے۔

یہاں "عوام" اپنے معروف معنیٰ میں بھی نہیں ہے، بلکہ *افراد* کے معنیٰ میں ہے۔"

کچھ بحث ہونے کے بعد احباب نے موجودہ ترجمے کو پسند کیا۔

اس کے علاوہ ایک اعتراض راقم (س۔م۔عثمان) کی طرف سے لفظ "ترجمہ" پر کیا گیا، جو کچھ ایام قبل سوشل میڈیا کا معروف موضوع رہا ہے کہ قومی ترانہ اردو میں ہے یا فارسی میں؟ اہل علم اسے اردو ہی تسلیم کرتے ہیں تو راقم کی رائے میں اس کے لیے ترجمے کا لفظ استعمال کرنا مناسب نہیں۔ کچھ غور و فکر کے بعد یہ طے ہوا کہ اس کی جگہ "تفہیم" لکھنا زیادہ بہتر رہے گا۔

اس تمام بحث کے بعد کامران شاہ صاحب نے بات کا یہ خلاصہ تحریر فرمایا:

"اس پر میں نے سوچا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ کے بات درست ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم بھی لگے بندھے مفاہیم کے تحت کسی بات کی اسی طرح وضاحت کر دیتے ہیں۔

اس مصرعے کا مفہوم، اگر خود شاعر نے اسی طرح بیان کیا ہو تو پھر تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا مفہوم وہی درست ہے جو آپ نے بیان کیا ہے۔

اس کے بعد میرے ذہن میں اس بند کے دو مفہوم آئے ہیں۔

1۔ پاک سرزمین کا نظام، عوام کی اخوت یعنی بھائی چارے کی قوت سے ہے۔

2۔(پاکستان کا) "نظام، قوت اخوت عوام، قوم، ملک، سلطنت؛(یہ پانچ چیزیں) پائندہ تابندہ باد۔

میرا خیال ہے کہ مجھے اپنی پوسٹ میں ترمیم کر کے پرانے مفہوم سے رجوع کر لینا چاہیے۔"

بعد میں ان دو میں سے پہلے کو پسند کیا گیا...

<<<<

یہ کہانی ہے اس بحث کے آغاز کی، لیکن اب معاملہ یہ ہے کہ پچھلے تین چار دنوں میں ہی یہ "تفہیم" اپنی پہلی شکل میں فیس بک اور واٹس ایپ پر خوب گردش میں ہے۔ اس پر دائم بھائی نے رائے دی کہ ایک باذوق احباب کا گروپ بنا لیا جائے اور اس مکمل تفہیمی ترجمے کا جائزہ لے کر ایک مشترکہ طور پر ایک معیاری تفہیم کرنے کے بعد اسے عام کیا جائے۔

<<<<<<<<<<<<**بحث**۔۔۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: میری رائے سوائے دوسرے بند کے چندیا صرف ایک مصرع کے، وہی ہے جو لکھ دی ہے۔

س م عثمان: وہ ایک مصرع کون سا ہے؟ اور اشکال کیا ہے؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: وہ ایک مصرع "قوت اخوت عوام" ہے۔ جس پر دو مفاہیم میں نے پیش کیے تھے اور آپ نے پہلے والے کو پسند فرمایا تھا۔

<<<<<<

غلام مصطفی دائم: میرے خیال میں ترانے کے پہلے بند سے شروع کیا جائے۔

غلام مصطفی دائم: ترجمہ اصلاً کامران صاحب ہی کا رہے گا۔ بس اس کے تمام بند ایسے دیکھ لیے جائیں کہ کوئی بھی بند ترجمانی کے لحاظ سے کہیں لفظوں سے کم نہ ہو۔ اور معنوی تحریف بھی نہ ہو

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اچھاجی!

پہلا بند پیش کرتا ہوں۔

پاک سرزمین شاد باد	کشور حسین شاد باد
اے پاک سرزمین! تُو ہمیشہ خوش رہے	اے حسین وطن! تُو ہمیشہ خوش رہے
تونشان عزم عالی شان	ارض پاکستان
اے پاکستان کی زمین! تُو نشان ہے (ہمارے بزرگوں کے) عالی (اور بلند) عزم وارادے کا	
مرکز یقین شاد باد	
اے ہمارے یقین کے مرکز! تو ہمیشہ خوش رہے	

پہلے دو مصرعوں کی بحث

کامران شاہ، خیّام ہارونی: پاک سرزمین اور کشور کا معنی درست ہے؟

س م عثمان: جی بالکل

غلام مصطفی دائم: *پاک سرزمین*

اس کے دو معانی ہو سکتے ہیں :

پاکستان کی سرزمین۔۔۔ پاک زمین

ان میں ترجیح کس پہلو کو ہو سکتی ہے؟ S.M.USMAN@

س م عثمان: مجھے پہلی صورت راجح لگتی ہے

س م عثمان: کیوں کہ قومی ترانہ ہے، تو اسی مناسبت سے لینا چاہیے۔ اگر پاک زمین والے معنی لیں گے تو عموم ہو جائے گا

غلام مصطفی دائم: بجا کہا۔

نکتہ قابلِ قدر ہے

غلام مصطفی دائم: خوب!!

غلام مصطفی دائم: آپ کیا کہتے ہیں؟ KAMRAN SHAH@

غلام مصطفی دائم: کشور کا معنی وطن ٹھیک ہے۔

لغت میں وطن، ملک، مملکت وغیرہ یہی معانی آتے ہیں۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ ہماری مملکت کا نام "پاک سرزمین" ہے۔

غلام مصطفی دائم: جی بالکل یہ ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: میری کوشش تھی جتنے الفاظ تفہیم کے لیے ترانے سے مل جائیں، زیادہ سے زیادہ وہیں سے لیے جائیں۔

س م عثمان: درست

پاک سرزمین سے مراد پاکستان ہی ہے۔ نہ بھی لکھا جائے، یعنی جیسا آپ نے لکھا تو بھی ٹھیک ہے۔ وضاحت الفاظ سے قریب تر ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے

غلام مصطفی دائم: ایک اور بات

غلام مصطفی دائم: *شاد باد* ۔خوش ہونا ایک ذوی العقول اشیا کی خاصیت ہے لہٰذا ملک / وطن کے لیے یہ معنیٰ درست نہیں بلکہ سرسبز رہے، ہمیشہ رہے، قائم رہے، سلامت رہے، وغیرہ معانی یہاں بیٹھتے ہیں

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! یہ تو ہے۔ لیکن پھر لفظی معنی سے انحراف کرنا پڑے گا۔

غلام مصطفی دائم: انحراف نہیں کرنا کرے گا بلکہ مرادی معنیٰ کو فوقیت حاصل ہو گی

کامران شاہ، خیّام ہارونی: یہ بات بھی ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: پھر کون سا معنی مراد لیا جائے۔

عثمان بھائی آپ بھی بتائیے!

س م عثمان: یہاں اہلِ وطن مراد ہو سکتے ہیں

غلام مصطفی دائم: خطاب تو کشورِ حسین کو ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: میرے ذہن میں آیا تھا ملک قائم مقام فرد کے رکھا یا تصور کیا جا سکتا ہے؟

غلام مصطفی دائم: پھر ملک (جو کہ پہلے مصرعے ہی میں مخاطب ہے) اس کی حیثیت ہی ختم ہو جائے گی

س م عثمان: وطن افراد سے بنتا ہے

غلام مصطفی دائم: *کشورِ حسین شاد باد*

اس کا ترجمہ کیجیے

س م عثمان: میں آپ کا نکتہ سمجھ رہا ہوں

لیکن اگر سرسبز یا ایسا کوئی لفظ لاتے ہیں تو لفظ سے دور نکل جائیں گے

غلام مصطفی دائم: "پاک سرزمین شاد باد"

اے سرزمین پاکستان! تو........ ؟

س م عثمان: ہمیشہ آباد رہے؟

غلام مصطفی دائم: بہترین

کامران شاہ، خیّام ہارونی: زبردست! اور پائندہ باد کا بھی یہی مطلب ہو گا!

س م عثمان: شاد و آباد رہو ویسے بھی ساتھ استعمال ہوتا ہے دعا میں

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اے پاک سرزمین تو شاد و آباد رہے

غلام مصطفیٰ دائم: پائندہ دراصل پاؤں کو مضبوطی سے رکھنا کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے "پائندہ باد" کا معنیٰ برقرار رہے، مضبوط رہے، استوار رہے، وغیرہ ہو سکتے ہیں

کامران شاہ، خیّام ہارونی: درست!

س م عثمان: بجا!

غلام مصطفیٰ دائم: *پاک سرزمین شاد باد*

اے سرزمینِ پاکستان! تو ہمیشہ آباد رہے

کشورِ حسین شاد باد

اے حسین وطن! تو ہمیشہ آباد رہے

یہ کنفرم ہے۔

غلام مصطفیٰ دائم: اب **پہلے بند کا تیسرا اور چوتھا مصرع**

تو نشانِ عزمِ عالی شان۔ ارضِ پاکستان
اے پاکستان کی زمین! تُو نشان ہے، (ہمارے بزرگوں کے) عالی (اور بلند) عزم و ارادے کا

غلام مصطفیٰ دائم: ترجمہ بریکٹس سے جتنا آزاد ہو، اتنا بہتر ہے۔ ترجمے میں بریکٹس نہیں ہونی چاہئیں۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! بالکل اور تفہیم انتہائی سلیس ہو تاکہ درجہ پنجم کے بچے بھی سمجھ پائیں۔

غلام مصطفیٰ دائم: *اے پاکستان کی زمین! تو بلند عزم و ارادے کا نشان ہے*

یہ تھا چوتھے اور تیسرے مصرعے کا مطلب۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: البتہ مصرعے کے لحاظ سے ارض پاکستان کا مطلب بعد میں لکھا جا سکتا ہے۔

س م عثمان: ہاں، اس پر غور ہو سکتا ہے کہ یوں کیا جائے، یا کوشش کی جائے کہ ہر مصرع کا مطلب اس کے ساتھ ہی بیان ہو۔ یعنی ترتیب نہ بدلنی پڑے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہتر

غلام مصطفیٰ دائم: *تو بلند عزم و ارادے کا نشان ہے، اے پاکستان کی زمین!*

س م عثمان: نشان کی جگہ کوئی اور لفظ۔ علامت؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: تو نشان ہے۔۔۔ بلند عزم و ارادے کا کیسا رہے گا

غلام مصطفیٰ دائم: علامت بہت بلیغ ہے۔ بجا فرمایا

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اوہ! اوپر میں اس کے بارے میں کہنا چاہتا تھا کہ نشان کو نشان رکھا جائے تاکہ تفہیم سہل ہو اور باقی معانی حاشیے میں درج کیے جا سکتے ہیں۔

غلام مصطفیٰ دائم: حاشیے میں محض معانی کا انبار نہ ہو۔ ضروری نکات ہی ہوں۔ تاکہ بیک وقت متن کا لحاظ بھی رہے اور معیار بھی قائم رہے

س م عثمان: اصل میں، میں نے نشان کی جگہ علامت کی بات تسہیل کے لیے کہی ہے

علامت زیادہ رائج لفظ ہے۔ بچے میں سمجھ جائیں گے۔ نشان کو نشانی کہنے سے علامت کہنا بہتر ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: خوب۔۔۔ بہترین

غلام مصطفیٰ دائم: نشان محض نشان کو کہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں "علامت" رکھا جائے تو وہ اپنے مخصوص معنیٰ میں بہت وسیع ہو جائے گا۔ جیسے شاعری میں Symbolism کی اہمیت ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہترین نکات

کامران شاہ، خیّام ہارونی: تو نشان ہے۔۔۔ بلند عزم و ارادے کا کیسا رہے گا

غلام مصطفیٰ دائم: تو علامت ہے بلند عزم و ارادے کی

میں سمجھتا ہوں یوں بہتر ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ "تو نشانِ" کا معنی پہلے کر لیا جائے

غلام مصطفیٰ دائم: درست

غلام مصطفیٰ دائم: اہم طریقہ ہے۔

تاکہ طلبا متقابل الفاظ کو دیکھ دیکھ کر سمجھ سکیں

غلام مصطفیٰ دائم: ہو گیا

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی!

غلام مصطفیٰ دائم: اب **پہلے بند کا آخری مصرع**

مرکزِ یقین شاد باد
اے ہمارے یقین کے مرکز! تُو ہمیشہ خُوش رہے

غلام مصطفیٰ دائم: *مرکزِ یقین شاد باد*

اس کے شروع میں "اے" لگانا چاہیے؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: کیا صرف یقین کہنا کافی ہو گا؟ اور دوسری بات کہ اس مصرع کی تفہیم کا تقابل میں نے "شاد باد منزل مراد" سے کیا تھا۔ وہاں لکھا تھا "اے ہماری مرادوں کی منزل" تو یہاں "اے ہمارے یقین کی منزل درست نہ رہے گا!"۔

غلام مصطفیٰ دائم: متفق! درست کہا۔ مجرد یقین سے بہتر "ہمارے یقین" ہی ہے۔

غلام مصطفیٰ دائم: پہلا بند مکمل ہوا؟

س م عثمان: ایک ساتھ لکھ دیجیے!

غلام مصطفیٰ دائم:

پاک سرزمین شاد باد
اے سرزمین پاکستان! تو ہمیشہ آباد رہے
کشورِ حسین شاد باد
اے حسین وطن! تو ہمیشہ آباد رہے
تو نشانِ عزمِ عالی شان
تو علامت ہے، بلند عزم و ارادے کی
ارضِ پاکستان
اے پاکستان کی زمین!
مرکزِ یقین شاد باد
اے ہمارے یقین کے مرکز! تو ہمیشہ آباد رہے

غلام مصطفیٰ دائم: درمیان میں ڈوٹ (---۔۔۔) اور رموزِ اوقاف نہ رکھے جائیں اس سے عبارت کا حسن ماند ہوتا ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! وہ نکال دیے ہیں۔

غلام مصطفیٰ دائم: **دوسرا بند**

پاک سرزمین کا نظام	**قوتِ اخوتِ عوام**
(اس) پاک سرزمین کا نظام	عوام کی اخوت (یعنی بھائی چارے) کی قوت سے ہے
قوم، ملک، سلطنت	**پائندہ تابندہ باد**
ہماری قوم، ملک اور سلطنت	ہمیشہ قائم رہے اور چمکتی رہے
شاد باد منزلِ مراد	
اے ہماری مرادوں کی زمین! تو ہمیشہ خوش رہے	

دوسرا بند پہلا مصرع

غلام مصطفیٰ دائم: اب یہاں آئیے۔

غلام مصطفیٰ دائم: ویسے "اس" کو آپ نے بہت باریکی سے سیٹ کیا ہے۔ بہت عمدہ لگا!

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہت شکریہ!

س م عثمان: پہلا مصرع درست ہے

غلام مصطفیٰ دائم: متفق ہوں

س م عثمان: پہلے مصرع میں (اس) لگانے کی ضرورت ہے؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بریکٹ والے تمام الفاظ زائد ہیں۔ وضاحت کے لیے۔ باقی جیسے احباب فرمائیں!

دوسرا بند دوسرا مصرع

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اور دوسرا مصرع رہا "معرکۃ الآرا"۔

غلام مصطفیٰ دائم: جیاجیا... وہ پہلے ہی آپ درست کر چکے ہیں

یہاں وہی بحث ہوئی تھی جو جس کا ذکر س-م-عثمان صاحب نے بالکل ابتداء میں کیا ہے۔

دوسرا بند تیسرا اور چوتھا مصرع

غلام مصطفیٰ دائم: ملک اور سلطنت میں فرق کیا رہے گا؟

غلام مصطفیٰ دائم: ملک بمعنی زمینی اراضی

سلطنت بمعنی حکومت کرنا

س م عثمان: مترادف یا سلطنت کو ریاست کے مفہوم میں لیں

غلام مصطفیٰ دائم: بجا کہا

غلام مصطفیٰ دائم: ریاست ہی آنا چاہیے

غلام مصطفی دائم: مترادف نہیں ہیں؟

س م عثمان: جی، یہی کہنا چاہتا تھا

غلام مصطفی دائم: *چمکتی* کی بجائے *روشن* کیسا ہے؟

س م عثمان: زیادہ مناسب ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہتر

س م عثمان: گہرائی زیادہ ہے

غلام مصطفی دائم: خوب

غلام مصطفی دائم: ایک اور گہرائی بھی ہے

غلام مصطفی دائم: تابندہ کا تعلق صرف سلطنت سے نہیں قوم اور ملک سے بھی ہے۔ چمکتی میں مؤنث کا صیغہ غالب ہے، لہٰذا اسے صرف سلطنت اور قوم کے لیے سمجھا جائے گا۔ ملک نکل جائے گا۔ اس لیے *روشن* کہنا سب کو شامل ہے۔

س م عثمان: بہت خوب! اچھی بات کہی!

غلام مصطفی دائم: اس میں لفظاً تذکیر و تانیث کا غلبہ بھی نہیں

غلام مصطفی دائم: شکریہ

کامران شاہ، خیّام ہارونی: زبردست نکات

غلام مصطفی دائم: **آخر میں** "خوش" کی جگہ "آباد" کر لیں! باقی درست ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! کمامر

غلام مصطفی دائم: اب دوسرے بند کو یکجا کر دیجیے!

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! میں کرتا ہوں۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: 1

پاک سرزمین کا نظام

(اور اس) پاک سرزمین کا نظام

قوتِ اخوتِ عوام

عوام کی اخوت (یعنی بھائی چارے) کی قوت سے ہے

قوم، ملک، سلطنت

ہماری قوم، ملک اور سلطنت

پائندہ تابندہ باد

ہمیشہ قائم اور روشن رہے

شاد باد منزلِ مراد

اے ہماری مرادوں کی منزل! تو آباد رہے

س م عثمان: سلطنت؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: ریاست لکھنا ہے۔

س م عثمان: جی

کامران شاہ، خیّام ہارونی: ملک اور مملکت میں کیا فرق ہے؟

غلام مصطفی دائم: (اور اس) میں (اور) کا محل نہیں۔ (اس) کافی ہے۔ اگرچہ لفظاً زائد ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: 2

پاک سرزمین کا نظام

(اس) پاک سرزمین کا نظام

قوتِ اخوتِ عوام

عوام کی اخوت (یعنی بھائی چارے) کی قوت سے ہے

قوم، ملک، سلطنت

ہماری قوم، ملک اور ریاست

پائندہ تابندہ باد

ہمیشہ قائم اور روشن رہیں

شاد باد منزلِ مراد

اے ہماری مرادوں کی منزل! تو آباد رہے

غلام مصطفی دائم: دوسرے مصرعے کے ترجمے میں "سے" کی بلاغت پر بہت داد!

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہت شکریہ!

غلام مصطفی دائم: عمدہ ہو گیا

غلام مصطفی دائم: **تیسرا اور آخری بند**

پرچم ستارہ و ہلال	رہبرِ ترقی و کمال
(اس ملک کا پرچم) ستارے اور ہلالی چاند والا ہے	جو ترقی اور کمال کا رہبر ہے
ترجمانِ ماضی، شانِ حال	جانِ استقبال
ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان	اور مستقبل کی جان ہے
سایۂ خدائے ذوالجلال	
(یہ پرچم ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے	

غلام مصطفی دائم: پہلا مصرع درست ہے۔ البتہ "ہلالی چاند" کی بجائے صرف "چاند" کر لیں. ہلال کا اصل معنیٰ حاشیہ میں رکھ لیں۔ دوسرے مصرعے میں *کمال* کو *عروج* کریں۔ آخری مصرعے میں "پرچم" کو دوبارہ نہ لکھیں۔ پہلے مصرعے کے ترجمے میں آ چکا۔ اسے یوں کریں:

(یہ ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے

س م عثمان: دوسرا مصرع۔۔۔

"ترقی اور عروج کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے" کیسا رہے گا

س م عثمان: میرے خیال سے زیادہ سہل ہو جائے گا

غلام مصطفی دائم: بجا ہے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہترین ہو جائے گا۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: "رہبر" رہبر ہی ٹھیک ہے۔

غلام مصطفی دائم: زیادہ بہتر یہی ہے

س م عثمان: یعنی "رہبری کرنے والا ہے" یہ کیا جائے؟

غلام مصطفی دائم: صرف *رہبر* رکھا جائے۔ عام لفظ ہے۔

س م عثمان: پورے مصرعے کا مطلب؟

غلام مصطفی دائم: جو ترقی اور عروج کا راہبر ہے

غلام مصطفی دائم: میری اول و آخر یہی رائے ہے آخری بند پر۔ باقی آپ دیکھ لیں۔

س م عثمان: آخری مصرعے والی بات سے اتفاق ہے

غلام مصطفی دائم: جیسے دونوں صاحبان فرمائیں

س م عثمان: میری بات بھی مکمل ہو گئی

کامران بھائی بتائیں، اگر کوئی اشکال نہیں تو اس کو بھی جمع فرما دیں

غلام مصطفی دائم: @KAMRAN SHAH

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! جمع کر لیتے ہیں۔

غلام مصطفی دائم: جمع کر لیجیے

کامران شاہ، خیّام ہارونی:

پرچم ستارہ و ہلال

(اس ملک کا) پرچم ستارے اور چاند والا ہے

رہبرِ ترقی و کمال

جو ترقی اور عروج کا رہبر ہے

ترجمانِ ماضی، شانِ حال

ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان

جانِ استقبال

اور مستقبل کی جان ہے

سایۂ خدائے ذوالجلال

(یہ ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے

غلام مصطفی دائم: بہت عمدہ

غلام مصطفی دائم: (اور) مستقبل کی جان

کامران شاہ، خیّام ہارونی: بہت شکریہ!

کامران شاہ، خیّام ہارونی:

پرچم ستارہ و ہلال

(اس ملک کا) پرچم ستارے اور چاند والا ہے

رہبرِ ترقی و کمال

جو ترقی اور عروج کا رہبر ہے

ترجمانِ ماضی، شانِ حال

ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان

جانِ استقبال

(اور) مستقبل کی جان ہے

سایۂ خدائے ذوالجلال

(یہ ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے

س م عثمان: جی، "اور" بریکٹ میں کر دیں، باقی خوب ہو گیا

کامران شاہ، خیّام ہارونی: **مکمل**

پاک سرزمین شادباد
اے سرزمینِ پاکستان! تو ہمیشہ آباد رہے
کشورِ حسین شادباد
اے حسین وطن! تو ہمیشہ آباد رہے
تو نشانِ عزمِ عالی شان
تو علامت ہے بلند عزم وارادے کی
ارضِ پاکستان
اے پاکستان کی زمین!
مرکزِ یقین شادباد
اے ہمارے یقین کے مرکز! تو ہمیشہ آباد رہے
پاک سرزمین کا نظام
(اس) پاک سرزمین کا نظام
قوتِ اخوتِ عوام
عوام کی اخوت (یعنی بھائی چارے) کی قوت سے ہے
قوم، ملک، سلطنت
ہماری قوم، ملک اور ریاست
پائندہ تابندہ باد
ہمیشہ قائم اور روشن رہیں
شادباد منزلِ مراد
اے ہماری مرادوں کی منزل! تو آباد رہے
پرچم ستارہ وہلال
(اس ملک کا) پرچم ستارے اور چاند والا ہے
رہبرِ ترقی وکمال
جو ترقی اور عروج کا رہبر ہے
ترجمانِ ماضی، شانِ حال
ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان
جانِ استقبال
(اور) مستقبل کی جان ہے
سایۂ خدائے ذوالجلال
(یہ ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے

حواشی کی بحث

2022/02/20, 12:16 pm
غلام مصطفی دائم: اور پھر حواشی پر آئیے۔
غلام مصطفی دائم: غیر ضروری حواشی نہ ہوں۔
غلام مصطفی دائم: علمی معیار بھی قائم رہے اور کوئی سقم بھی باقی نہ رہے۔

س م عثمان: حواشی میں صرف ان باتوں کی وضاحت ہو جائے، جہاں ہم لفظی مطلب سے ہٹے ہیں۔

غلام مصطفی دائم: اب حواشی دیکھ لیں کہ کیا کیا شامل کرنا ہے؟ اور پہلے بند سے شروع کریں۔
غلام مصطفی دائم: جہاں جہاں حواشی ڈالنے ہیں وہاں متن میں نمبر لگ کیجیے گا @KAMRAN SHAH
غلام مصطفی دائم: ترجمہ میں نہیں
غلام مصطفی دائم: 1۔ ملک پاکستان کا ایک نام "پاک سرزمین" بھی ہے۔
2۔ سلطنت عموماً بادشاہی کو کہتے ہیں لیکن یہاں "ریاست" کے معنٰی میں ہے۔
3-
س م عثمان: شاد کا ترجمہ آباد سے کیا ہے، اس کو بھی بیان فرمادیں
غلام مصطفی دائم: جی ہاں. اور وجہ بھی لکھ دینا ضروری ہے
غلام مصطفی دائم: خوش ہونا ایک حسی فعل ہے۔ لہذا ملک کے لیے یہ بولنا لغۃً درست نہیں ہو گا
س م عثمان: جی، وجہ ضروری ہے، ورنہ کل کوئی ہماری ہی غلطی بیان کرے گا کہ "جاہلوں کو یہ بھی نہیں پتا"
کامران شاہ، خیّام ہارونی: اسی پوسٹ میں کے ذیل میں حواشی بندی کی جاسکتی ہے۔
غلام مصطفی دائم: اس پر آپ اپنا حاشیہ لکھیے جو آپ فرما رہے تھے
کامران شاہ، خیّام ہارونی 1 :۔ ہمارے ملک پاکستان کا نام پاک سرزمین ہے۔
یا
پاکستان کو پاک سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔
س م عثمان: دوسرا مناسب ہے
غلام مصطفی دائم: متفق

کامران شاہ، خیّام ہارونی: *پاک سرزمین[1] شادباد*
1-
کامران شاہ، خیّام ہارونی: *تو نشانِ[2] عزمِ عالی شان*
2-
کامران شاہ، خیّام ہارونی: *مرکزِ یقین شادباد[3]*
3-
کامران شاہ، خیّام ہارونی: *پائندہ تابندہ[4] باد*
4-
کامران شاہ، خیّام ہارونی: *پرچم ستارہ وہلال[5]*
5-
غلام مصطفی دائم: *جانِ استقبال[6]*
6-

غلام مصطفی دائم: "سرزمین" لغت میں محض زمین کو نہیں بلکہ مخصوص ایسے خطے کو کہتے ہیں جس پر افراد کا قیام اور نظامِ حیات کا عمل لاگو ہو۔ اس اعتبار سے "پاک سرزمین" ہمارے وطن "پاکستان" کا ایک نام بھی ہے۔
غلام مصطفی دائم: محض "نشان" یہاں کسی نشانی یا نقطے کی ترجمانی کے لیے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد "علامت" ہے۔ علامت کہتے ہیں اس وصف کو جو کسی قوم کا مستقل اخلاقی و قومی معیار بن جائے۔
غلام مصطفی دائم: *شاد* کا حاشیہ میرے خیال میں پہلے مصرعے کی پر درج کیا جائے۔ تاکہ اولیت کا خیال قائم رہے
غلام مصطفی دائم: *پاک سرزمین[1] شادباد[2]*
یوں
غلام مصطفی دائم: وطن چونکہ ایک غیر حسی اور جامد شے ہے۔ اس لیے اس کے لیے شاد بمعنٰی خوش ہونا، جو کہ ایک حسی فعل ہے، کا اطلاق مجازی طور پر مانا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ترجمہ میں اس کا معنٰی "آباد ہونا" کیا گیا۔
غلام مصطفی دائم: تابندگی بمعنٰی چمکنا، لیکن ترجمہ میں "روشن" میں یہ نکتہ ہے کہ "روشن ہونا" میں معانی کا ایک مستقل کنبہ آباد ہے۔ قوم، ملک اور ریاست کے لیے "تابندہ" بمعنٰی "روشن" میں دستیاب معانی میں سے یہاں مستقل وجود، ہمہ وقت ارتقا، استقلال اور خیر کا پہلو وغیرہ مراد ہیں۔
غلام مصطفی دائم: "ہلال" عربی میں پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ ہمارا قومی پرچم ہلالی چاند اور ستارے پر مشتمل ہے۔
غلام مصطفی دائم: "استقبال" کا معنٰی اردو میں "کسی کو بڑھ کر خوش آمدید کہنا" جبکہ عربی میں "استقبال" کا معنٰی "مستقبل" ہے۔ شعر میں یہی دوسرا معنٰی مراد ہے۔ اردو میں یہ معنٰی بہت کم استعمال میں ملتا ہے لیکن مستند ادیبوں اور شعرا کے ہاں اس معنٰی میں اس کے استعمال کے شواہد کی بنیاد پر یہ معنٰی باقاعدہ اردو کا اپنا معنٰی قرار پاتا ہے۔

غلام مصطفی دائم: حواشی

[۱] "سرزمین" لغت میں محض زمین کو نہیں بلکہ مخصوص ایسے خطے کو کہتے ہیں جس پر افراد کا قیام اور نظامِ حیات کا عمل لاگو ہو۔ اس اعتبار سے "پاک سرزمین" ہمارے وطن "پاکستان" کا ایک نام بھی ہے۔
[۲] وطن چونکہ ایک غیر حسی اور جامد شے ہے۔ اس لیے اس کے لیے شاد بمعنٰی خوش ہونا، جو کہ ایک حسی فعل ہے، کا اطلاق مجازی طور پر مانا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ترجمہ میں اس کا معنٰی "آباد ہونا" کیا گیا۔

[۳] محض "نشان" یہاں کسی نشانی یا نقطے کی ترجمانی کے لیے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد "علامت" ہے۔ علامت کہتے ہیں اس وصف کو جو کسی قوم کا مستقل اخلاقی و قومی معیار بن جائے۔

[۴] تابندگی بمعنیٰ چمکنا، لیکن ترجمہ میں "روشن" میں یہ نکتہ ہے کہ "روشن ہونا" میں معانی کا ایک مستقل کنبہ آباد ہے۔ قوم، ملک اور ریاست کے لیے "تابندہ" بمعنیٰ "روشن" میں دستیاب معانی میں سے یہاں مستقل وجود، ہمہ وقت ارتقا، استقلال اور خیر کا پہلو وغیرہ مراد ہیں۔

[۵] "ہلال" عربی میں پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ ہمارا قومی پرچم ہلالی چاند اور ستارے پر مشتمل ہے۔

[۶] "استقبال" کا معنیٰ اردو میں "کسی کو بڑھ کر خوش آمدید کہنا" جبکہ عربی میں "استقبال" کا معنیٰ "مستقبل" ہے۔ شعر میں یہی دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ اردو میں یہ معنیٰ بہت کم استعمال میں ملتا ہے لیکن مستند ادیبوں اور شعرا کے ہاں اس معنیٰ میں اس کے استعمال کے شواہد کی بنیاد پر یہ معنیٰ باقاعدہ اردو کا اپنا معنیٰ قرار پاتا ہے۔

غلام مصطفی دائم: حواشی

س م عثمان: تابندگی بمعنیٰ چمکنا، لیکن یہاں اس کا مطلب "روشن" کرنے میں یہ نکتہ ہے کہ اس لفظ یعنی "روشن" میں معانی کا ایک مستقل کنبہ آباد ہے۔ قوم، ملک اور ریاست کے لیے استعمال ہونے والے لفظ "تابندہ" بمعنی "روشن" میں مستقل وجود، ہمہ وقت ارتقا، استقلال اور خیر کا پہلو وغیرہ مراد ہیں۔

س م عثمان: میرا خیال ہے کہ چھٹا حاشیے میں اس تفصیل کی ضرورت نہیں۔ جب استقبال بمعنی مستقبل لغات میں موجود ہے اور واضح طور پر شاعر کی یہی مراد ہے تو اس تفصیل میں جانا عبث ہے۔

یہ میری رائے ہے۔

آپ حضرات دیکھیں!

G.M.DAIM@

KAMRAN SHAH@

غلام مصطفی دائم: میرے خیال میں شامل کر لینا چاہیے۔

باقی آپ دونوں صاحبان دیکھ لیں۔

غلام مصطفی دائم: یہ ضرور ہے کہ بہت سے اہل علم بھی یہ نہیں جانتے

غلام مصطفی دائم: کہ استقبال بمعنیٰ مستقبل اردو میں شامل ہو چکا ہے

س م عثمان: شامل تو بہت پہلے سے ہے۔ صرف مستقبل کے معنی میں استعمال کم ہے۔ اور ایک دوسرا معنی بھی موجود ہے، اس لیے دھوکا ہو جاتا ہے

س م عثمان: ورنہ نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ میں برسوں سے موجود ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: **یہاں میں نے پہلے صفحے پر موجود ترانہ، اس کا مطلب اور حواشی کا عکس ڈالا تھا**

کامران شاہ، خیّام ہارونی: میں نے حواشی کو اپنی دانست میں بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اوپر کی جگہوں میں احباب کے مختصر تاثرات وغیرہ

غلام مصطفی دائم: سبحان اللہ

غلام مصطفی دائم: ہیئتِ ظاہری بہت خوب صورت ہے

غلام مصطفی دائم: اس کی کیا ضرورت تھی؟ وہاں کیا لکھیں گے؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: مثلاً میں مختصر اًاحباب کی کاوش، توجہ، محنت اور اپنی پہلی پوسٹ کی بابت کچھ لکھوں گا۔

غلام مصطفی دائم: پھر تو میں ترانے کی تفہیم اور دانش گاہوں میں اس کی مختلف پرتیں سمجھنے کی طرف رغبت کی تاکید کروں گا۔

غلام مصطفی دائم: ***قومی ترانہ مع معنوی تعبیرات***

غلام مصطفی دائم: قومی ترانہ صرف لفظی نظم ہی نہیں ہماری امنگوں اور جذبوں کا اظہار بھی ہے۔ ہر سطح ادراک پر اس کی تفہیم و تعبیر کا مرحلہ عملاً طے کرتے رہنا چاہیے۔

اس ترانے کی پیشِ نظر تعبیرات کا سبب بننے والے کامران شاہ کی محنت اور توجہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

غلام مصطفی دائم: حواشی میں "ب" کے حاشیے میں ایک لفظ "پر" چھوٹ رہا ہے، اسے شامل کر دیجیے۔

جامد شے "پر" صادر ہونا

کامران شاہ، خیّام ہارونی: جی! "پر" ہو گیا "سے"

غلام مصطفی دائم: "سے" ہی ہو گا

س م عثمان: جی، آپ درست کہہ رہے ہیں

س م عثمان: حاشیہ نمبر 1 میں نظام حیات کا عمل "لاگو" کی جگہ "جاری" کر دینا کیسا ہے؟

کامران شاہ، خیّام ہارونی: واقعی جاری بہتر ہے۔

غلام مصطفی دائم: کوئی مسئلہ نہیں۔

غلام مصطفی دائم: کر دینا چاہیے

س م عثمان: حاشیہ 2 میں لفظ "مطلب" کی تکرار اچھی نہیں لگ رہی پہلے مطلب کو معنی سے بدل دیں۔

حواشی کی بحث یہاں ختم ہوئی

غلام مصطفی دائم:

قومی ترانے کی زبان

امجد اسلام امجد اتوار 29 اگست 2021
Amjadislam@gmail.com

ایمانداری کی بات یہی ہے کہ قومی ترانے کی پہلی لائن سے لے کر آخری لفظ تک شاعری، موسیقی، قومی امنگوں اور وطن کی اجتماعی آواز میں ہم میں سے ہر ایک کی انفرادی شمولیت ایک ایسا مجموعہ ہے جس کا رُوپ اپنی مثال آپ ہے۔

عبدالکریم چھاگلا کی بنائی ہوئی اس کی شاندار اوربروح پروردُھن کو مختلف اوقات میں آرکسٹرا اور سنگرز کے حوالے سے تو کچھ تبدیلیوں کے بعد دوبارہ ریکارڈ کیا گیا ہے مگر اس کی کمپوزیشن اور بول اپنی اوریجنل حالت میں ہیں اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے (کہ قومی ترانہ پورے کا پورا تو تبدیل ہوسکتا ہے مگر اس کی دُھن اور الفاظ میں ردّوبدل نہیں کیا جاسکتا) ہمیں تو یہ اچھا اور محترم لگتا ہی تھا کہ ہمارے دل اس کے ساتھ دھڑکتے ہیں مگر مزید خوشی اور فخر کی بات یہ ہے کہ اپنے عمومی تاثر کے اعتبار سے اسے دنیا بھر میں موجودقومی ترانوں کی پہلی صف میں رکھا جاتا ہے اور زبان اور کچھ سازوں کی انفرادیت کے باوجود اس کا ردّھم کرہ ارض پر موجود ہر انسان کو اپنا اپنا سا لگتا ہے ۔

حیرت اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود کچھ لوگ اس کی گوناگوں خوبیوں کی تحسین کے بجائے اس میں استعمال ہونے والے الفاظ کے حوالے سے ایک انتہائی بے کار، غیر ضروری اور غیر حقیقی بحث کو ہوا دیتے رہتے ہیں جس کا لُبِ لباب یہ ہے کہ اس میں سوائے ایک ''کا'' کے کوئی لفظ اردو کا نہیں اور یہ سارے کا سارا فارسی میں ہے۔ مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ بغیر سوچے سمجھے ان کی ہانمیں ہاں بھی ملانے لگ جاتے ہیں جب کہ دونوں کو ہی ''زبان'' کے حوالے سے صورت حال کی اصلیت کا پتہ ہی نہیں ہوتا۔

میں ذاتی طور پر اس طرح کی بحث میں پڑنے کو اپنے اور دوسروں کے وقت کا ضیاع سمجھتا ہوں، اس لیے میں نے ہمیشہ اس میں حصہ لینے سے گریز کیا ہے اور شاید اب بھی کرتا، اگر مجھے برادر عزیز عابد علی بیگ کی اس موضوع پر ریسرچ اور مبسوط کتاب نما مضمون کا پتہ نہ چلتا اور چونکہ اپنی شعرو ادب براڈ کاسٹنگ اور موسیقی سے گہری اور عمر بھر کی رفاقت کی وجہ سے وہ ہر اعتبار سے اس کا استحقاق رکھتے ہیں، اس لیے اُن کی بات کی تائید کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے بعد اس معاملے کو ہمیشہ کے لیے کسی لاکر میں بند کرکے رکھنا آسان ہوجائے گا۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے قومی ترانے کے بول اُردو کے ایک بڑے اور اہم شاعر ابوالاثر حفیظ جالندھری نے عبدالکریم چھاگلہ کی پہلے سے تیار کی ہوئی دُھن پر لکھے کم اور موتیوں کی طرح پروئے زیادہ تھے مگر یہ بات شاید کم لوگوں کے علم میں ہے کہ حکومتی دعوت پر سات سو سے زائد شاعروں نے اس پر طبع آزمائی کی تھی اور بہت غور و خوض کے بعد ایک ماہرین کی زبردست کمیٹی نے ان میں سے حفیظ صاحب کی کوشش کو بہترین قرار دیا تھا، اس سے پہلے کہ میں دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والے ترانوں کا ذکر کروں جو حکیم احمد شجاع اور ذوالفقار علی بخاری نے لکھے اور جن کے معیار کو اس منظور شدہ ترانے کے مقابلے میں صرف یہی کہہ کر بیان کیا جاسکتا ہے کہ ''چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک'' میں یہ ضروری سمجھتاہوں کہ عابد علی بیگ بھائی کی کتاب سے دو ایسے مختصر اقتباسات پیش کروں جن سے اس صورتِ حال کو سمجھنا آسان ہوجائے گا۔ اے ڈی اظہر کہتے ہیں۔

''صرف ایک حفیظ جالندھری کا لکھا ہوا ترانہ تھا جو لے کی بحر پر ٹھیک بیٹھتا تھا، اس کی وجہ حفیظ کی وہ ان تھک کوشش، شاعرانہ ذوق اور استادانہ سُوجھ بوجھ تھی جسے کام میں لاکر اس نے بالآخر

ایک نئی بحر ایجاد کی اور اس نئی بحر کو لے کر منظور شدہ اور غیر مبدّل آہنگ کی سان پر چڑھایا'' ڈپٹی نذیر احمدکے پوتے اور ادب اور موسیقی کا بیک وقت ایک بہت بڑا نام شاہد احمد دہلوی ، جن کو''اُستادوں کا اُستاد'' کہنا غلط نہ ہوگا اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

''قومی ترانے کی دھن کی منظوری کے بعد شاعروں کو اذنِ عام دیا گیا کہ اس دُھن پر ترانہ پاکستان کے بول بٹھائو بڑے بڑوں نے زور مارا ان سب کے ریکارڈ بھی گئے، حفیظ صاحب نے بھی اپنا ترانہ ریکارڈ کرایا پھر ان سب بولوں کی جانچ خدا جانے کن بڑے بڑے ماہروں نے کی اور سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ حفیظ صاحب کا ترانہ سب سے بہتر ہے میں نے بھی ریکارڈنگ کے دوران میں بعض نامی شاعروں کے بول دیکھے اور سنے تھے واقعی ان میں حفیظ کے ترانے سے بہتر تو کجا کوئی اس کے پاسنگ بھی نہیں تھا''

خود حفیظ جالندھیری، سید ضمیر جعفری کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ

''رہ گیا یہ معاملہ کہ دُھن پہلے تھی اور الفاظ بعد میں لکھے گئے اس لیے ترانہ کمزور ہے، ہرگز نہیں ،ترانہ کمزور نہیں ہے۔ میں نے اس دُھن میں پُروقار پُرشوکت الفاظ رکھ کر ترانے کو قومی کردیا ہے حسنِ صُورت کے لحاظ سے بھی اور حسنِ معانی کے لحاظ سے بھی باقی یہ رہا کہ یہ فارسی عربی کے الفاظ سے مملوہے یقینا ہے اور ہونا چاہیے''۔

اب یہ ہے اس بحث کا وہ حصہ جس پر عابد علی بیگ نے پوری ایک کتاب لکھ ماری ہے ، اس میں استعمال ہونیوالے الفاظ سے فارسیت کا تاثر تو یقینا اُبھرتا ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی خالص اُردو ہے جس میں فارسی، عربی ، ترکی بلکہ ہندی الفاظ کی کثرت نہیں ہے، عابد علی بیگ نے بتایا کہ فیس بُک پر کسی صاحب نے ایک طنزیہ ریمارک لکھا ''کہ کون سا قومی ترانہ ہے جو ایک لفظ کے سوا سارے کا سارا فارسی مِیں ہے '' مگر جب اُن سے پوچھا گیا کہ وہ ازراہِ کرم اس ترانے میں استعمال شدہ اُن الفاظ کی نشاندہی بھی کردیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے یا ترانہ لکھے جانے سے قبل اردو میں استعمال نہیں ہوئے تو نہ وہ بولے اور نہ اُن کا کوئی حواری۔

اس کے بعد اپنی ا س کتاب میں عابد علی بیگ نے ترانے میں استعمال شدہ ہر لفظ کی ہندی اور اردو ادب اور بھارتی فلموں کے ناموں اور مکالموں سے اس قدر مستند مثالیں درج کی ہیں کہ قاری حیرت زدہ سا رہ جاتا ہے کہ آخر کس بنیاد پر اِن کوشہرِ اُردو کی شہریت سے محروم کیا جاسکتا ہے کہ ان میں سے بیشتر الفاظ دکنی اردوکے دور سے لے کر آج تک کی مستعمل اردو زبان میں مسلسل لکھے اور بولے جارہے ہیں اور سوائے محققین کے بہت کم لوگوں کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اس سے پہلے کس زبان میں وضع ہوا تھا یا یہ کب اور کیسے اس طرح سے اردو کا حصہ بن گیا کہ اب یہ اس کا پہلے اور کسی دوسری زبان کا بعد میں ہے میراؔ جی کی شاعری میں ہندی الفاظ کا غلبہ ہو یا عبدالعزیز خالد کی عربی زدگی ،ا سی طرح محمد حسین آزاد کی اردو نثر میں فارسی یا شیر افضل جعفری ٹائپ کسی شاعر کے کلام میں کسی مقامی زبان کے الفاظ کی بھرمار کا معاملہ ہو ، یہ اُن کے مزاج کے جھکائو کا آئنہ دار تو ہوسکتا ہے مگر انھیں اردو کے علاوہ کسی اور زبان کا نام دینا ناجائز بھی ہوگا اور غلط بھی۔

عابد علی بیگ نے جس محنت، تحقیق اور غیر جانبداری سے اس خوامخواہ کی اُلجھن کا پوسٹ مارٹم کیا ہے اور قومی ترانے کو اس کی دیگر بہت سی خوبیوں کے ساتھ ساتھ پاکستان اور پاکستان کی قومی زبان سے مربوط کیا ہے، وہ ایک بہت مستحسن اور قابلِ قدر کوشش ہے ''پاک سر زمین شاد باد، کشورحسین شاد باد'' کے الفاظ بلاشبہ فارسی کی معرفت اردو میں داخل ہوئے مگر کیا ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی ایسا ہے جو اُردو لغت میں موجود نہ ہو یا جو ہماری عام بول چال میں استعمال نہ ہوتا ہو۔

ایک عظیم تحقیق۔عابد علی بیگ صاحب نے قومی ترانے میں شامل تمام الفاظ پر تحقیق کرکے یہ ثابت کیا ہے یہ تمام لفظ قومی ترانہ تخلیق ہونے سے دو سو سال پہلے سے اردو زبان کی نثر اور نظم میں متواتر استعمال ہوتے چلے آرہے ہیں۔ کتاب کا نام ہے "قومی ترانہ، اردو یا فارسی"۔

اضافی

س م عثمان: قومی ترانے کے مفہوم کی ایک یہ پوسٹ بھی واٹس ایپ پر گردش کررہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

قومی ترانہ مع اردو ترجمہ۔
سب پاکستانیوں کے لیے۔

پاک سرزمین شادباد
پاک سرزمین ہمیشہ مسرور رہے
کشورِ حسین شادباد
یہ خوبصورت مملکت ہمیشہ خوش وخرم رہے
تونشانِ عزم عالی شان
توبلند ہمتی کانشان ہے
ارضِ پاکستان
اے پاک سرزمین
مرکزیقین شادباد
ایمان کا یہ مرکز ہمیشہ سلامت رہے
پاک سرزمین کانظام
پاک سرزمین کانظم ونسق
قوت اخوت عوام
لوگوں کی باہمی محبت کی بدولت ہے
قوم، ملک، سلطنت
قوم ملک اور یہ ریاست
پائندہ تابندہ باد
ہمیشہ زندہ اور روشن رہے
شادباد منزل مراد
ہمیشہ خوش رہے اور اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہو
پرچم ستارہ وہلال
چاند اور تارے والا جھنڈا
رہبر ترقی وکمال
ترقی اور بلندی کا راہنما
ترجمان ماضی شان حال
ماضی کی تعبیر اور موجودہ زمانے کی عظمت ہے
جانِ استقبال
مستقبل کی قوت
سایہ خدائے ذوالجلال
اللہ صاحبِ جلال وعظمت کے سائے تلے

کامران شاہ، خیّام ہارونی: اس میں بھی کچھ جگہیں زبردست ہیں۔
کامران شاہ، خیّام ہارونی: *خاص جگہیں*

تونشانِ عزم عالی شان
توبلند ہمتی کانشان ہے
پاک سرزمین کانظام
پاک سرزمین کانظم ونسق
قوم، ملک، سلطنت
قوم ملک اور یہ ریاست
پائندہ تابندہ باد
ہمیشہ زندہ اور روشن رہے
رہبر ترقی وکمال
ترقی اور بلندی کا راہنما
ترجمان ماضی شان حال
ماضی کی تعبیر اور موجودہ زمانے کی عظمت ہے
جانِ استقبال
مستقبل کی قوت

ترانے کے پہلے ترجمے کا عکس، جو وجہ بحث و تحقیق بنا۔

قومی ترانہ

مع ترجمہ

پاک سرزمین شاد باد	کشور حسین شاد باد
اے پاک سرزمین! تو ہمیشہ خوش رہے	اے حسین وطن! تو ہمیشہ خوش رہے
تو نشانِ عزمِ عالی شان	ارضِ پاکستان
اے پاکستان کی زمین! تُو نشان ہے، (ہمارے بزرگوں کے) عالی (اور بلند) عزم و ارادے کا	
مرکزِ یقین شاد باد	
اے ہمارے یقین کے مرکز! تو ہمیشہ خوش رہے	
پاک سرزمین کا نظام	قوتِ اُخوّتِ عوام
(اِس) پاک سرزمین کا نظام	عوام (کے اتحاد) کی قوت اور عوام کا (آپس میں) بھائی چارہ ہے
قوم، ملک، سلطنت	پائندہ تابندہ باد
ہماری قوم، ملک اور سلطنت	ہمیشہ قائم رہے اور چمکتی رہے
شاد باد منزلِ مراد	
اے ہماری مرادوں کی منزل! تو ہمیشہ خوش رہے	
پرچم ستارہ و ہلال	رہبر ترقی و کمال
(اِس ملک کا) پرچم ستارے اور ہلالی چاند والا ہے	جو ترقی اور کمال کا رہبر ہے
ترجمانِ ماضی، شانِ حال	جانِ استقبال
ہمارے ماضی کا ترجمان، حال کی شان	اور مستقبل کی جان ہے
سایۂ خدائے ذوالجلال	
(یہ پرچم ہم پر) خدائے ذوالجلال کا سایہ ہے	

ترجمہ و ترتیب از: کامران شاہ خیام ہارونی

عکسِ ترانۂ قومی، بدستِ شاعر

۷۶۶ اے

سیٹلائٹ ٹاؤن
راولپنڈی
۲۵ مئی ۱۹۶۸

ابوالاثر حفیظ جالندھری
ہلال امتیاز (پاکستان)

قومی ترانۂ پاکستان

پاک سرزمین شاد باد۔ کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان۔ ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام۔ قوتِ اخوتِ عوام
قوم۔ ملک۔ سلطنت۔ پائندہ۔ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال۔ رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی۔ شانِ حال۔ جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

حفیظ

برخوردار محمد اسلم نیک کے ارشاد کی تعمیل میں لکھا ہے

دعاجو

کامران شاہ، خیّامؔ ہارونی ____ غلام مصطفیٰ دائمؔ ____ س۔م۔ عثمان